بیت اللہ شریف کے پردہ سے لپٹنا چمٹنا بھی اسی عاشقانہ شان کا ایک خاص منظر ہے کہ محبوب کے دامن سے چمٹنا بھی عشق کے مظاہر ہیں۔ اے ناتوانِ عشق تجھے حسن کی قسم دامن کو یوں پکڑ کر چھڑایا نہ جاسکے

الغرض ملتزم کے پاس دعائیں مانگنا صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا میدان عرفات میں وقوف منی اور مزدلفہ میں قیام کرنا' منیٰ میں شیاطین کو پتھر مارنا یہ تمام اس جنون و وحشت کے مظاہر ہیں جو عشاق کو پیش آتے ہیں۔ آخر میں قربانی کا مرحلہ پیش آتا ہے یہ تو حقیقتاً جان کی قربانی ہے لیکن اللہ جل شانہ نے اپنی عنایت رحمت سے اس کو جانور کی یعنی مال کی قربانی سے بدل دیا اور یہی عشق کا منتھا اور آخری معراج ہے۔

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار میں عمر کی بیقراری کو قرار آ ہی گیا

کیا عجیب منظر ہوتا ہے کہ مختلف مقامات مختلف رنگ ونسل مختلف زبانوں اور مختلف تہذیبوں کے مسلمان ایک ہی لباس میں بلاکسی امتیاز کے اللہ کے گھر کے طواف میں تلبیہ کہتے ہوئے مشغول ہوتے ہیں۔ کبھی اِس مکان سے گزرتے ہیں کبھی اُس مکان سے گزرتے ہیں' کہیں قیام' کہیں وقوف' کہیں دعا۔

کبھی اس مکان سے گزر گیا کبھی اس مکاں سے گزر گیا ترے آستاں کی تلاش میں تیری آستاں سے گزر گیا
کبھی ترے در کبھی دربدر کبھی عرش پر کبھی فرش پر غمِ عاشقی ترا شکریہ میں کہاں کہاں سے گزر گیا

وطن عزیز کی مخدوش اور تشویشناک صورتحال

وطن عزیز آج کل حوادث ونوازل کی صرصر وسموم کی زد میں ہے اور مصائب وآلام نے چاروں طرف سے اس کو گھیر رکھا ہے۔ دہشت گردی' لاقانونیت اور مہنگائی کے دیو استبداد نے ملک کے چپہ چپہ کو اپنی گرفت میں لیا ہے۔ ہر شخص پر خوف اور دہشت طاری ہے۔ بازاروں' شہروں' پبلک مقامات حتیٰ کہ سکولوں اور دیگر سرکاری دفاتر کی رونقیں ماند پڑ گئیں ہیں۔ ایک بے یقینی کی کیفیت ہے جس نے تمام اسلامیان پاکستان کو نفسیاتی مرض میں مبتلا کر رکھا ہے۔ دوسری طرف عالمی دہشت گرد امریکہ کے بارے میں پاکستان کے حوالے جو خبریں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں آرہی ہیں وہ بھی بہت مہیب ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام نے وطن عزیز کو مشترکہ طور پر اپنی ریشہ دوانیوں کا مرکز بتایا ہے تاکہ خدانخواستہ اس ملک کا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ جبکہ ہمارے حکمرانوں کی نااہلی اور ملکی مخدوش صورتحال سے بے خبری نے ہمارے تشویش میں مزید اضافہ کیا ہے۔ ایسی خطرناک صورتحال کے موقع پر ارباب اختیار کیلئے ضروری تھا کہ وہ اپنی توانائیاں وطن کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے صرف کرتے۔ انکا سارا زور لایعنی امور کی طرف مرکوز ہے' جس پر عقل سر پیٹتی ہے اور ان کی عقل وخرد کو ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ عوام بیچارے پریشان ہیں کہ ہم کیا کریں' کس طرف جائیں وہ صرف ایسی حالات میں دعا ہی کرسکتے ہیں۔

کس طرف جاؤں کدھر دیکھوں کسے آواز دوں اے ہجومِ نامرادی جی بہت گھبرائے ہے